



## سوال

(589) سجدہ عبادت اور سجدہ تعظیمی میں فرق

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا سجدہ عبادت اور سجدہ تعظیمی کے حکم میں کوئی فرق ہے؟

مندرجہ ذیل مسائل میں قرآن و حدیث اور فہم سلف کے مطابق آپکی رہنمائی مطلوب ہے :

۱۔ سجدہ لغیرا کو ہمارے ہاں بالاتفاق حرام سمجھا جاتا ہے لیکن بعض لوگ ”سجدہ تعظیمی“ اور ”سجدہ عبادت“ میں فرق کرتے ہیں۔ اول الذکر کو حرام اور ثانی الذکر کو شرک و کفر اور مُخرج عن الملة قرار دیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ موقف کتاب و سنت اور فہم سلف کے مطابق ہے؟ نیز کیا اس میں فاعل کی نیت اور اعتقاد کا کوئی دخل ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا تعظیمی سجدہ، تعظیمی رکوع، تعظیمی قیام، تعظیمی قعود، تعظیمی طواف، یہ سب شرک ہیں یا صرف تعظیمی سجدہ ہی شرک ہے؟ اور کیا مندرجہ بالا مظاہر عبودیت زندہ و مردہ (یعنی قبر والوں اور حکام و اساتذہ یا قومی ترانے وغیرہ) کے لئے یکساں حکم رکھتے ہیں، یا ان میں کوئی فرق ہے؟

۳۔ اگر یہ شرک ہے تو شرک کس درجے کا؟ اس کا مرتکب خارج عن الملة ہے یا نہیں؟ اس کا ذبیحہ کھانا اور اس سے رشتہ کرنا کیسا ہے؟

نوٹ: علمائے سلف میں سے مذکورہ بالا پہلووں پر جن علمائے کرام نے جس پہلو پر بھی گفتگو کی ہو، براہ کرم اس کا حوالہ بھی درج کر دیجئے۔ جزاکم اللہ (الموعود الرب عبد القدوس سلفی، اسلام آباد)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوهاب: سجدہ تعظیمی اور سجدہ عبادت میں کوئی فرق نہیں، دونوں شرک ہیں جو لوگ سجدہ تعظیمی کو شرک قرار نہیں دیتے، ان کا اشکال یہ ہے کہ سجدہ تعظیمی پہلی اُمتوں میں چلا آ رہا تھا اور صرف اسلام نے اسے ممنوع اور حرام قرار دیا ہے، ورنہ سجدہ عبادت تو غیر اللہ کے لئے شرک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ شرک جملہ شرائع میں سے کسی شریعت میں جائز نہیں رہا، تاہم اس کے مظاہر کی شکلیں بدلتی رہیں، اس طرح وہ شریعت کی جزئیات بن جاتی ہیں۔ جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں صلبی اولاد کا آپس میں نکاح جائز تھا جو بعد میں حرام ہو گیا اور آج کوئی اس کے جواز کا دعویٰ نہ کرے، کیونکہ اس نے خواہش پرستی کو معبود بنا لیا۔ قرآن کریم میں ہے:

أَفْرَيْتَ مَنِ اشْتَدَّ لَبَّهُ نَوَاهُ (الجماعیہ: ۲۳)

”بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔“

یہی کیفیت سجدہ تعظیمی ہو یا عبادت، ہر دو کی ہے۔ اگر وہ اللہ کے حکم سے ہے تو وہ غیر کی عبادت میں شامل نہیں اور اگر وہ اپنی مرضی سے ہے تو وہ غیر کی عبادت ہے جو شرک کے زمرہ میں داخل ہے، کیونکہ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے، کسی کو اس میں دخل نہیں اور دخل اندازی کرنے والا مشرک ہے۔ مثلاً کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عین اللہ کی عبادت ہے اور اس کے ماسوا کسی اور مکان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عین شرک ہے، کیونکہ طریقہ عبادت مقرر کرنا صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمْ لَمْ تُشْرِكُوا شُرْعًا لَمْ يَأْمُرْ بِهَا اللَّهُ (الشوری: ۲۱)

”کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (فصلت: ۳۷)

”تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت منظور ہے۔“

اس آیت کریمہ میں مطلقاً غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے استاذ محدث روپڑی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ

”اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج، چاند پر ہی موقوف نہیں بلکہ سجدہ محض خالق کا حق ہے، مخلوق کا نہیں؛ خواہ سورج، چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو اور **إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ** سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص اللہ کے عابد نہیں رہو گے، بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے: **فَأَسْبَغُونِي** (آل عمران: ۳۱)

”کہہ دیں کہ اگر تم مجھ ﷺ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے، خواہ کسی طرح سے ہو تو پھر اللہ کی محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہیے کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدہ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص اللہ کے عابد نہیں رہ سکتے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ بھی لکھے اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ میں ہے:

اما تقبيل الارض ووضع الراس ونحو ذلك مما فيه السجود، مما يفعل قدام بعض الشيوخ وبعض الملوك فلا يجوز، بل لا يجوز الا نحاء، كل ركوع ايضاً كما قالوا للنبى ﷺ: الرجل منا يلقى اناه اسخني له؟ قال: (لا) ولما رجع معاذ من الشام سجد للنبى ﷺ فقال: ما هذا يا معاذ؟ قال: يا رسول الله! رايتهم في الشام يسجدون لاساقفتهم ويذكرون ذلك عن انبيائهم فقال: (كذبوا عليهم لو كنت امرا احدا ان يسجد لحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من اجل حقه عليها. يا معاذ! انه لا ينبغي السجود الا (والافعل ذلك تمدينا وتقربا فهدا من اعظم المنكرات، ومن اعتقد مثل هذا قرب به وهدينا فوضان مفتر، بل بين له ان هذا ليس بدین ولا قرينة فان اصر على ذلك استيب فان تاب والاقبل فتاوى ابن تیمیہ: ج ۱ ص ۱۱۶، طبع جدید: ۱۳۷/۲

”زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور ایسی ہی وہ صورتیں جس میں بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے سجدہ کیا جاتا ہے تو یہ کچھ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں۔ چنانچہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ تو فرمایا: نہیں اور جب حضرت معاذ سفر شام سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! یہ کیا؟ کہا: میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علماء کو ایسے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ جھوٹ



ہے۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا، اس کے شوہر کے اس پر حق کی وجہ سے۔ اے معاذ! سوائے اللہ کے کسی کے لئے سجدہ لائق نہیں۔“ اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے (البتہ قتل وغیرہ کے ڈر سے ایسا کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ میں شامل نہیں بلکہ بعض کے نزدیک جائز ہے) جو اس کا اعتقاد رکھے، وہ گمراہ مفتری ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں، پھر بھی اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔“

قریب قریب اس قسم کی روایتیں مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں کہ غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں، اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاندان کے لئے سجدہ کا حکم ہوتا اور مشکوٰۃ کے اسی باب میں آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کرنے کی ممانعت بھی مذکور ہے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لئے کس طرح اجازت ہوگی بلکہ مشکوٰۃ باب القیام میں قیام تعظیمی سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہوگا؟ خلاصہ یہ ہے کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لئے جائز نہیں، نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ۔ یہی وجہ ہے کہ قبروں میں ممانعت ہے، تاکہ عبادتِ قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقتہً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کے لئے کیونکر جائز ہوگا۔“ (فتاویٰ الجہدیت: ۱/۲۷ تا ۱۵۰)

سعودی عرب کی ”دائمی کمیٹی برائے فتاویٰ و بحوث علمیہ“ کا فتویٰ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا مشرک ہے، اس طرح غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا بھی مشرک ہے۔ اس کے شرعی حکم کی وضاحت کے باوجود اگر کوئی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرتا ہے تو اس کی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، اگرچہ وہ نماز، روزہ کرے۔

مشرک جب مشرک پر مر جائے تو اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ ہاں البتہ موت سے پہلے خالص توبہ کی صورت میں اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (فتویٰ نمبر: ۳۳۶۰)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 518

محدث فتویٰ